4089 ـ باپ كےتركہ كي تقسيم اور والدہ تجارت ميں اس كےساتھ شراكت دار ہے

سوال

جب والد صاحب فوت ہوجائيں تو كيا ميري والدہ كوفوري طور پر تركہ تقسيم كرنا ضروري ہے اگرچہ ساري اولاد اس پر متفق ہوں كہ والدہ اپني موت تك وراثت كي مالك رہے ؟
جب ميري والدہ اپنا حصہ لےليں جو كہ نصف ہے (اس ليے كہ وہ فعلا والد صاحب كے كاروبار ميں شريك ہيں) اور باقي نصف ہم پر شرعيت كے مطابق تقسيم كر ديں توكيا وہ اپنےكسي بيٹے كوہديہ دےسكتي ہيں ؟
اور تخصيص كردوں كہ جب والدہ وراثت كےذاتي حصہ ميں سے اپنے كسي ايك بيٹے كو مكان خريد ديں تو كيا والدہ كي موت كےبعد يہ مكان بھي ان كي وراثت ميں شامل كركےتقسيم كرنا ضروري ؟
ہم يہ كس طرح ثابت كرسكتے ہيں كہ يہ مكان والدہ نے موت كےبعد بيٹوں ميں تقسيم ہونے كےليے نہيں چھوڑا بلكہ والدہ نےايك بيٹے كو ہديہ كيا تھا ؟
كيا يہ ممكن ہے كہ وہ اپني وصيت ميں يہ اضافہ كرديں ؟ اور كيا سب بھائيوں كا اس پر متفق ہونا اور دستخط كرنے ضروري ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

تركہ ميں اصل تويہي ہے كہ متوفي شخص كي تجہيز وتكفين كا خرچہ اور ميت كےذمہ قرضہ كي ادائيگي اور اگر اس نے وصيت كي ہو تواسے پورا كرنے كےبعد تركہ ورثاء ميں جلد تقسيم كرنا چاہيے تركہ كي تقسيم ميں تاخير بہت سي خرابيوں اور وارث كےليےنقصان كا باعث بنتي ہے اس ليے تركہ كي تقسيم ميں تاخير كرنا مكروہ ہے .

اور اگر ورثاء تقسيم كرنے ميں تاخير كرنے پر متفق ہوں تواس ميں كوئي حرج نہيں ، اور اگرآپ كي والدہ تمہارے والد كي تجارت ميں حصہ دارتھي تو وہ تجارت سے اپنا حصہ حاصل كرے ، اور آپ كےوالد كےحصہ ميں سے اسے آٹھواں حصہ ملےگا اس كےبعد اگر ميت كےوالدين نہ ہوں تو تمہارےليے مرد كو دو عورتوں كےبرابر ملےگا.

اور اگر آپ اور آپ كي والدہ سب يہ چاہتےہيں كہ معاملہ اسي طرح رہے اور تجارت بھي اسي طرح چلتي رہے تواس ميں بھي كوئي حرج نہيں ليكن ہر ايك كا حصہ معلوم ہونا ضروري ہے تاكہ جب بھي وہ مطالبہ كرے اسے اس كا حصہ ادا كرديا جائے .

اور والدہ كےليےاولاد ميں سے كسي ايك بيٹے كوہديہ دينا اور دوسروں كو نہ دينا جائز نہيں ہے بلكہ سب كوبرابر دينا

ہوگا اس کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے :

نعمان بن بشير رضي اللہ تعالي عنھما بيان کرتےہيں کہ ميرے والد نے کچھ مال مجھے صدقہ کيا تو ميري والدہ کہنےلگيں ميں اس پراس وقت راضي ہوں گي جب آپ اس پر نبي صلي اللہ عليہ وسلم کوگواہ بنائيں گے ، توميرے والد مجھے لے کر نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کےپاس گئےتا کہ ميرے صدقہ پر انہيں گواہ بنائيں

تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم انہيں فرمانےلگے: کيا تونے اپني ساري اولاد کےساتھ ايسا ہي کيا ہے؟ تو انہوں نےجواب نفي ميں ديا ، رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا : اللہ تعالي سےڈرو اور اس کا تقوي اختيار کرتےہوئے اپني اولاد کےمابين عدل وانصاف سےکام لو ، تو ميرے والد نے وہ صدقہ واپس کرليا . متفق عليہ .

باقي سوال کےجواب اور اس کي تفصيل جاننےکےليے آپ سوال نمبر (1511) کےجواب کا مطالعہ کريں ، اور ماں کےليےموت کاپنے کسي بھي وارث کےليے کسي بھي چيز کي وصيت کرني جائز نہيں کيونکہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا فرمان ہے : وارث کےليے وصيت نہيں . اسے پانچوں نے ابو امامہ رضي اللہ تعالي عنہ سےروايت کيا ہے .

اور اگر ماں نےوصيت کربھي دي تو شرعيت کے مخالف ہونے کي وجہ سے اس پر عمل نہيں ہوگا . واللہ اعلم

ديکھيں : کشف القناع (4 / 342) اور غاية المنتھي (2 / 335) المغني (5 / 604)

واللہ اعلم .